روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 12/اکتوبر 2010ء 3ذیقعد 1431ہجری 12اخاء 1389ہش جلد 60-95 نمبر 210

مومن کا ہتھیار

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(مستدرك حاكم كتاب الدعاء جلد1صفحه 669حديث نمبر1812)

کسی بھی ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے ہر احمدی اپنے ملک سے مکمل وفا اور محبت کا تعلق رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ کی رضا کا تاج اور انسان کی ہمدردی اور راہنمائی ہمارا مقصود ہے

علو اور فساد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ، ہم تو عاجزی ، پیار اور محبت کے پھیلانے والے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اکتوبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اکتوبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ القصص آیت 84 اور سورۃ النمل آیت 15 کی تلاوت وترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ ان میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے، ایک وہ جو بڑائی اور فساد سے بچتے ہیں یہ رحمٰن خدا کے بندے ہیں اور دوسرے وہ جو حد سے بڑھنے اور فساد کرنے والے اور متکبر لوگ ہیں، یہ شیطان کے بندے ہیں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق اپنے بدانجام کو پہنچنے والے ہیں۔ حضور انور نے پاکستان میں احمدیوں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی وطن کی محبت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے ملک کی بقاء کے لئے دعا کرتا رہے۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت یا خلافت احمدیہ کو دنیاداری کی حکومت حاصل کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی یہ ہمارا مقصد ہے کیونکہ ہمیں حضرت مسیح موعود نے جو راہ دکھائی ہے وہ روحانی بادشاہت کے حصول کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا تاج ہے جس کا حصول ہمارا مقصود ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں علو اور فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہم تو عاجزی، پیار اور محبت کے پھیلانے والے ہیں۔ ہمیں خدا کی مخلوق سے ہمدردی ہے۔ فرمایا کہ زلازل، طوفان اور آفات گزشتہ ایک سو سال سے شدت اختیار کر گئے ہیں۔ یہ عذاب جو دنیا میں آتے ہیں، یہ ہمیں بے چین بھی کر دیتے ہیں کہ اگر دنیا نے خدا تعالیٰ کے اشاروں کو نہ سمجھا تو بڑی تباہی بھی آ سکتی ہے، ہر آفت جو دنیا میں آتی ہے، ہمیں بے چین کرتی ہے کہ یہ آئندہ کسی بڑی آفت کا پیش خیمہ نہ ہو۔ فرمایا کہ آفات میں جماعت احمدیہ اہل وطن کی ہر طرح سے مدد کرتی ہے۔ حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں میں بھی جماعت احمدیہ نے مختلف ممالک میں پاکستانی سفارتخانوں کے ذریعے سے انفرادی اور جماعتی طور پر بھی رقمیں اکٹھی کر کے بھیجی ہیں۔ پاکستان کے اندر بھی مخیر احمدی احباب نے مدد کی ہے، ہمارے والنٹیئرز نے بھی کام کیا اور اب ہیومینیٹی فرسٹ نے ان سیلاب زدہ علاقوں کی تعمیر و ترقی اور بحالی کیلئے ایک ملین ڈالر مزید امداد کیلئے ارادہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ کام نہیں کہ دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کر کے اپنے حقوق کیلئے جنگ لڑیں، دعا ایک بہت بڑا ہتھیار ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں فتوحات حاصل ہوں گی۔ اللہ فرماتا ہے کہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے ہے جو نہ تو زمین میں اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ آخری انجام متقیوں کا ہی ہے، فساد کرنے والوں کا نہیں۔ تقویٰ میں بڑھنے سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخشش کے سامان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں بڑھائے۔ فرمایا یہ ظلم، یہ فساد اور سرکشیاں عارضی ہیں اور تیزی سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ الٰہی جماعتوں کا مقصد بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے اور یہی مقصد لے کر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود معبوث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی بھلائی اور ہدایت کے لئے ان کے حق میں ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ اپنے لئے بھی صبر اور حوصلے سے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں اور **و العاقبة للمتقين** کے حقیقی مصداق بن کر فتح اور نصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے سلسلے کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ اگر یہ انسان کا افتراء ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ مخالف روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت بشاش ہوں گے۔ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی، تب اسی قدر کلام سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتا چلا جائے اور دنیا کی آنکھیں کھولے۔ آمین

اصلاح مد نظر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ایک بات اور واضح ہو اور ہر وقت ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اگر کسی مجلس میں نظام کے خلاف یا نظام کے کسی کارکن کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو اس کو پہلے تو وہیں بات کرنے والے کو سمجھا کر اس بات کو ختم کر دینا زیادہ مناسب ہے اور وہیں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر بالا افسران تک اطلاع کرنی چاہئے۔ لیکن...... بعض اوقات اچھے بھلے سلجھے ہوئے کارکن بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں اور اس طرح غیر محسوس طور پر ایک کارکن دوسرے کارکن کے متعلق بات کر کے یا ایک عہدیدار دوسرے بالا عہدیدار کے متعلق بات کر کے یا اپنے سے کم عہدیدار کے متعلق بات کر کے، لوگوں کے لئے فتنے کا موجب بن رہا ہوتا ہے۔ کمزور طبیعت والے ایسی باتوں کا خواہ وہ چھوٹی باتیں ہی ہوں، برا اثر لیتے ہیں۔ اور ایسے کارکنوں کو بھی جو اپنے ساتھی عہدیداران کے متعلق باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے تو منافق بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور نظام بھی متأثر ہوتا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان اور عہدیداران کو جو ایسی باتیں خواہ مذاق کے رنگ میں ہوں کرتے ہیں ان کو اپنے عہدوں اور اپنے مقام کی وجہ سے ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور ایسی مجلسوں میں بیٹھنے والوں کے لئے یہاں اجازت ہے۔ اب ویسے تو مجلس کی باتیں امانت ہیں باہر نہیں نکلنی چاہئیں لیکن اگر نظام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو یہاں اجازت ہے کہ چاہے وہ اگر نظام کے متعلق ہے یا نظام کے کسی عہدیدار کے متعلق ہیں اور اس سے یہ تأثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس میں کئی اعتراض کے پہلو ابھر سکتے ہیں، نکل سکتے ہیں تو اس کو افسران بالا تک پہنچانا چاہئے۔"

(خطباتِ مسرور جلد اول صفحہ 232، 233)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

15 اکتوبر 2010ء

5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-40 am تلاوت
5-55 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-30 am لقاءمع العرب
7-30 am تاریخی حقائق
8-00 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am زندہ لوگ
9-20 am ترجمۃ القرآن
10-20 am مسیح ہندوستان
11-05 am تلاوت اور درس حدیث
11-35 am تاریخی حقائق
12-05 pm زندہ لوگ
12-35 pm گلشن وقف نو
1-35 pm سرائیکی سروس
2-25 pm سوال و جواب
3-15 pm انڈونیشین سروس
4-10 pm سیرت صحابہ رسول ﷺ
5-00 pm خطبہ جمعہ Live
6-05 pm تلاوت اور درس حدیث
6-30 pm زندہ لوگ
7-00 pm بنگلہ سروس
8-00 pm ریئل ٹاک
9-00 pm خبرنامہ
9-15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
10-20 pm لجنہ اماء اللہ
11-05 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

16 اکتوبر 2010ء

1-35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
2-45 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
3-30 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-00 am سوال و جواب
5-00 am ایم۔ ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-30 am تلاوت
5-45 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-20 am لقاءمع العرب
7-20 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
7-50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
8-55 am زندہ لوگ
9-25 am راہِ ھدیٰ
11-05 am تلاوت اور درس حدیث
11-30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-05 pm زندہ لوگ
12-40 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
1-40 pm سوال و جواب
2-25 pm یسرنا القرآن
2-45 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
3-55 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm تلاوت
5-10 pm زندہ لوگ
5-50 pm انتخاب سخن Live
6-55 pm بنگلہ پروگرام
7-55 pm گلشن وقف نو
9-00 pm خبرنامہ
9-15 pm راہِ ھدیٰ Live
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm یسرنا القرآن
11-35 pm عربی سروس

17 اکتوبر 2010ء

1-35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am گلشن وقف نو
3-10 am راہِ ھدیٰ
4-40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
5-55 am ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-30 am تلاوت
6-40 am لقاءمع العرب
7-45 am خبرنامہ
8-05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
9-15 am زندہ لوگ
9-55 am فیتھ میٹرز
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-20 am گلشن وقف نو
12-30 pm زندہ لوگ
12-50 pm فیتھ میٹرز
1-55 pm حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-05 pm سپینش سروس
5-00 pm تلاوت
5-10 pm درس حدیث
5-20 pm یسرنا القرآن
5-35 pm زندہ لوگ
5-55 pm بنگلہ سروس
6-55 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2010ء
8-00 pm گلشن وقف نو
9-05 pm خبرنامہ
9-25 pm فیتھ میٹرز
10-30 pm یسرنا القرآن
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی

قمر ایم اے اپنے کالم نقد و نقد میں لکھتے ہیں۔

جب کسی بھی حکومت کی طرف سے فرائض میں غفلت برتی جائے گی یا انصاف کا ترازو اپنی مرضی سے جھکایا جاتا رہے گا تو پھر مورخہ 28 مئی کو جو لاہور میں سانحہ ہوا ہے ایسے سانحے ہوتے ہی رہیں گے۔ اس قیامت خیز سانحے کے بعد جو لرزہ خیز بات سامنے آئی وہ یہ کہ گزشتہ ایک سال میں پاکستان میں ہونے والی دہشت گردانہ کارروائیوں کے نتیجے میں گرفتار ہونے والے پچاس افراد میں سے صرف ایک فرد کو باقاعدہ کورٹ میں پیش کیا جا سکا جبکہ بقیہ تمام لوگوں کے معاملات جوں کے توں ہیں، آخر ایسا کیوں ہے اور کون اس کوتاہی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ میں اس وقت ان چند واقعات کا تذکرہ ضرور کرنا چاہوں گا جن کے نتیجے میں احمدیوں کے علاوہ بے شمار دوسرے پاکستانیوں کی جانیں گئیں۔ چک سکندر (گجرات) کے دلخراش واقعہ میں احمدیوں کا پورا گاؤں جلا دیا گیا، پورے گاؤں کے لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ ان کے گھروں کو نہ صرف جلا دیا گیا بلکہ ان کے مال و اسباب بھی لوٹ لئے گئے۔ اس ضمن میں گرفتار ہونے والے ملزمان کو بعدہ چھوڑ دیا گیا۔ ہیومن رائٹ کی تنظیموں کی رپورٹ کے مطابق کچھ تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ تخت ہزارہ (جھنگ) میں احمدیوں کی عبادت گاہ کو جلایا گیا اور اس میں موجود افراد کو بے دردی سے نہ صرف جان سے مار دیا گیا بلکہ ان کی لاشوں کو رسیاں باندھ کر گلیوں میں گھسیٹا گیا۔ گرفتار ملزمان کو بلوہ کی آڑ میں رہا کر دیا گیا۔

☆ گھٹیالیاں (نارووال) میں احمدیوں کی عبادت گاہ میں فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں کچھ احمدی مارے گئے، ملزمان گرفتار ہوئے جنہوں نے الزام قبول کیا مگر ان کو بھی چھوڑ دیا گیا۔

☆ مونگ (منڈی بہاؤالدین) میں صبح فجر کے وقت احمدی عبادت گاہ پر فائرنگ کے نتیجے میں احمدی مارے گئے۔ ملزمان گرفتار ہوئے انہوں نے بھی الزام قبول کیا مگر ان کو بھی چھوڑ دیا گیا۔..............

لاہور میں رونما ہونے والے واقعہ کے بعد میں نے سول سوسائٹی کے ممبران کے ہمراہ ذاتی طور پر دونوں جگہوں کا تفصیلی دورہ کیا اور ظالموں کی طرف سے رقم کی گئی بربریت کی داستان اپنی آنکھوں سے دیکھی، گڑھی شاہو کی عبادت گاہ کے مرکزی ہال کی کوئی دیوار ایسی نہ تھی جو خون میں نہائی نہ گئی ہو، چھتوں پر لگے پنکھے گرنیڈوں کے پھٹنے کی وجہ سے دہرے ہو چکے تھے، جا بجا انسانی اعضاء اور گوشت کے ٹکڑے بکھرے دکھائی دیئے، پورے گروپ میں اس وقت کوئی دل ایسا نہ تھا جو رنجیدہ نہ ہوا ہو یا اس کی آنکھ پُرنم نہ ہوئی ہو۔ حکومت اور دوسرے لوگ اس دلخراش واقعے کا تعلق را اور موساد سے جوڑ رہے ہیں جبکہ سچ تو یہ ہے کہ اس واردات سے بہت پہلے ملنی والے دھمکیوں کی بابت انتظامیہ اور حکومتی اکابرین کو تفصیلی طور پر بھی بتایا گیا تھا۔ مگر حکومت کی طرف سے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہ کئے گئے۔ جب ایک مخصوص گروہ کی طرف سے ایک مسلک کے لوگوں کے لئے قتل کے فتوے جاری ہو رہے ہوں یا ان کے قتل کے لئے حلف لئے جا رہے ہیں اور حکومت باخبر ہونے کے باوجود بھی اپنے فرائض سے غفلت برت رہی ہو یا پھر دہشت گردی کے ضمن میں پکڑے گئے تخریب کاری کے ملزموں کی کیسوں کی پیروی نہ کرے اور ملزمان رہا ہوتے جائیں تو پھر ایسے واقعات کا ہو جانا کوئی بعید نہیں۔ پھر ایسے واقعات ہوتے ہی رہیں گے۔ مائیں اپنے جگر گوشے، بہنیں اپنے بھائی سے اور بیویاں اپنے خاوندوں سے محروم ہوتی رہیں گی۔ جن لوگوں کی ہمدردیاں دہشت گرد ملزمان یا ملزمان کی پشت پناہی کرنے والوں کے ساتھ ہوں گی کیا حکومت ایسے لوگوں کو سزائیں دینے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کر پائے گی؟ اس سوال کا جواب شاید ''نہیں'' میں ہے کیونکہ جب برسراقتدار لوگ ہی ایسے احباب کی پشت پر ہوں تو پھر ان کے خلاف کارروائی کیونکر ہو سکے؟

(ڈیلی لاہور پوسٹ 3 جون 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

(قرآن کریم پر بعض اعتراضات کے جوابات اور قرآنی تعلیم کی فضیلت کا تذکرہ)

قرآن کریم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے تا قیامت نبی ہیں

آج کل قرآن کریم اور دینی تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ انہوں نے 11/ستمبر کو قرآن کریم کو جلانے کا بھی ایک پروگرام بنایا ہے

جماعت احمدیہ میڈیا کے ذریعہ اور مختلف طریقوں سے چرچ کو اس مذموم حرکت سے روکنے کی کوشش کر رہی ھے

دنیا کو بتائیں کہ یہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کا طریقہ ہے اس سے بجائے محبتوں کے کینوں اور بُغضوں کی دیواریں کھڑی ہوں گی

رمضان کے دنوں میں جب ہر ایک کو نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اور اللہ کے فضل سے بیوت بھری ہوئی ہیں تو شیطان کے ساتھ مقابلے میں پوری طاقت صرف کر دینی چاہئے

مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب (کراچی) اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب (سانگھڑ) اور مکرم موسیٰ رستمی صاحب (آف کوسووو) کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/اگست 2010ء بمطابق 20/ظہور 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ البقرہ آیت:186 کی تلاوت فرمائی اور فرمایا

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر اتارا گیا جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رمضان کے مہینے کی قرآن کریم سے خاص نسبت کا بیان فرمایا ہے۔ یعنی یہ مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم اتارا گیا۔ قرآنِ کریم کے نازل ہونے کی ابتدا بھی اس مہینے میں ہوئی اور اس بابرکت مہینے میں جبرئیلؑ ہر سال اس وقت تک نازل شدہ قرآنِ کریم کی دہرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کروایا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبیؐ حدیث نمبر :4998)

پس یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام کو خاص طور پر پڑھنے اور سمجھنے کا مہینہ ہے۔ گویا یہ اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کا مہینہ ہے۔ صرف روزے رکھنے اور اس فرض کو پورا کرنے کی حد تک نہیں جس کی کچھ تفصیل پہلی آیات میں بیان ہوئی ہے اور کچھ تفصیل اس آیت میں اور بعد کی آیت میں بیان ہوئی ہے۔ بلکہ اس کی اہمیت اس لئے بھی بہت بڑھ جاتی ہے کہ اس مبارک مہینے میں قرآنِ کریم جیسی عظیم الشان کتاب خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی جو کامل اور مکمل شریعت کی کتاب ہے جو انسانِ کامل پر نازل ہوئی، وہ نبی جو تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوا جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔) (الاعراف: 159) کہ اے نبی کہہ دے مَیں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ(۔) (سبا: 29) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں قرآنِ کریم مختلف جگہوں پر مختلف انداز میں بیان فرماتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے رسول ہیں جو تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور اب تا قیامت کوئی اور شرعی کتاب والا نبی نہیں آ سکتا، شریعت لے کر نہیں آ سکتا۔ پس قرآنِ کریم کا پیغام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے تا قیامت نبی ہیں۔ اپنے آخری ہونے اور تمام انسانیت کے لئے ہونے کا دعویٰ قرآنِ کریم نے کیا ہے۔ یہ اعزاز قرآنِ کریم کو حاصل ہے۔ اس لئے اس کی عظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہم ایسے نبی کے وارث ہیں جو رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن اور کَآفَّۃً لِّلنَّاس کے لئے رسول ہو کر آیا ۔جس کی کتاب کا خدا محافظ اور جس کے حقائق و معارف سب سے بڑھ کر ہیں''۔

(الحکم جلد 6 نمبر 36 مورخہ 10 اکتوبر 1902ء صفحہ 11)

قرآنِ کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن بھی کہا گیا ہے، پس یہ وہ عظیم نبی ہے جس سے اب انسانیت کے لئے رحمت کے چشمے پھوٹے ہیں اور پھوٹتے ہیں۔ اور آپؐ پر اتری ہوئی کتاب ہی ہے جس کی تعلیم پر حقیقی عمل کرنے والے اپنے عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے دنیا کے لئے رحمت ہیں۔ کاش کہ آج کے شدت پسند(۔) اور اپنے زعم میں(۔) کہلانے والوں کو بھی یہ پتہ لگ جائے۔...... کہ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا میں رحمتوں کی تقسیم کے لئے آئے تھے، نہ کہ امن پسند شہریوں کے امن چھیننے کی تعلیم دینے کے لئے، نہ کہ معصوموں کی جانوں سے بے رحمانہ طور پر کھیلنے کے لئے۔ بہرحال اس آیت کے اس حصّہ میں جس میں قرآن کریم کے حوالے کے طور پر بات ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قرآن میں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں کھلے کھلے نشانات بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں حق و باطل میں فرق کرنے والے امور بیان کئے گئے ہیں۔ پس مومنین کا فرض ہے کہ اس روشن تعلیم اور ہدایت سے پُر جامع کتاب

قرآن کو جو حق و باطل میں فرق کرتی ہے اس مہینے میں جو رمضان کا مہینہ کہلاتا ہے، جو روحانیت میں ترقی کا مہینہ کہلاتا ہے، جس میں روزے رکھ کر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس میں ایک مومن اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے اس میں قرآنِ کریم کو اپنے سامنے رکھو کہ یہ تمہارا رہنما ہے۔ اس مہینے میں اس پر غور کرو۔ اس کی تلاوت پر جہاں زور دو وہاں اس کے احکامات پر غور کرتے ہوئے اپنی ہدایت کے سامان پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ پہلے فرمایا تمام انسانیت کے لئے ہدایت ہے۔ ہدایتوں کے معیار مختلف ہیں۔ متقیوں کے لئے بھی اس میں ہدایت ہے۔ صرف ایک دفعہ ایمان لا کر یا تقویٰ پر قائم ہو کر ہدایت ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی خشیت پر ہر قسم کے خوف، خشیت اور محبت کو حاوی سمجھتے ہیں۔ اگر ان دعویٰ کرنے والوں کا یہ دعویٰ سچا ہے تو پھر اس تعلیم کی تمام باریکیوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو غور نہیں کرتے، تقویٰ پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے ایسے لوگوں کا رات کا جاگنا بھی صرف جاگنا ہے۔ اور ان لوگوں کے روزے بھی صرف بھوک اور پیاس ہیں۔

(سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب ماجاء فی الغيبة حديث نمبر 1690)

پس روزے کی اہمیت اس وقت ہے جب قرآن کی اہمیت ہو۔ اس کی تعلیم کی اہمیت ہو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں تزکیہ نفس پر زور دینے کو اہمیت دی ہے جس کا پتہ بھی ہمیں قرآنِ کریم سے چلتا ہے۔ جب یہ حالت ایک مومن کی ہو گی تب وہ اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ تب ہم دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ جس طرف تم جا رہے ہو یہ بہت خطرناک راستہ ہے۔ یہ تباہی کا راستہ ہے۔ یہ تمہاری دنیا و آخرت کی بربادی کا راستہ ہے۔ اگر تم دنیا و آخرت کی بقا چاہتے ہو تو آؤ ہم تمہیں ہدایت کے راستے بتاتے ہیں۔ قرآنِ کریم کا صرف دعویٰ نہیں ہے کہ هُدًى لِّلنَّاس۔ بلکہ اگر تم اس تعلیم پر عمل کرو تو اس دنیا میں ہدایت کے اثرات نظر آتے ہیں۔ یعنی جیسا کہ مَیں نے کہا، سب سے پہلے تو ایک (۔) کے عمل ہمارے سامنے ہونے چاہئیں، دنیا کے سامنے ہونے چاہئیں، جسے دنیا دیکھ سکے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ آج (۔) کے عمل ہی ہیں جو مخالفینِ (۔) کو یہ موقع دے رہے ہیں کہ وہ قرآنِ کریم پر اعتراض کریں، اس کی تعلیم پر اعتراض کریں۔

آج کل قرآنِ کریم اور (۔) تعلیم کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش امریکہ کے ایک چرچ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنا جو پروگرام بنایا ہے اس میں ایک ظالمانہ کام 11 ستمبر کو قرآنِ کریم کو جلانے کا بھی ہے جسے میڈیا نے ہر جگہ بیان کیا ہے۔ اس چرچ نے جو اعتراضات کئے ہیں وہ دس اعتراضات ہیں جو انتہائی لغو اور بودے اعتراضات ہیں۔ اعتراض کرنے ہوں تو ہم بائبل پر بہت سارے اعتراض کر سکتے ہیں لیکن ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ فساد پیدا کریں۔ ہاں علمی بحث ہے اور اعتراض کا حق ہر ایک کو حاصل ہے۔ علمی بحث ہم کرتے ہیں۔ لیکن کسی (۔) کا یہ حق نہیں کہ ان باتوں کی وجہ سے کہ بائبل بعض باتیں کرتی ہے، بلکہ بعض جگہ توحید کی منکر ہے، تو اس بائبل کو جلانا شروع کر دیں؟ قرآنِ کریم تو شروع سے آخر تک توحید کی تعلیم دیتا ہے اور یہی کام ہم نے کرنا ہے اور تمام انبیاء اسی مقصد کے لئے آئے ہیں۔ سب سے بڑھ کر قرآن کریم ہی ہے جس نے توحید کی تعلیم دی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ توحید ہی ہے جس کے بغیر کسی مذہب کی بنیاد ہی نہیں ہو سکتی اور اس زمانہ میں جس جری اللہ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اس نے اس تعلیم کو اس عظمت سے ظاہر فرمایا کہ جو بندے کو خدا بنانے والے تھے، انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والوں سے مذہبی بحث نہ کرو۔ آج کل کی عیسائیت کی تو بنیاد ہی تثلیث پر ہے۔ توحید سے تو اس کی بنیادیں ہی ہل جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے تو بائبل سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے اپنے اقوال سے ثابت فرمایا کہ وہ خدا کے بیٹے نہیں ہیں اور کوئی خدا کا بیٹا نہیں بن سکتا۔ اس چرچ کو جو قرآن کے خلاف مہم چلا رہا ہے سب سے بڑا اعتراض ہی یہی ہے۔ پہلا اعتراض ہی انہوں نے یہ لکھا ہوا ہے اور دوسرے میں اسی اعتراض کو پھر آگے پھیلایا کہ قرآنِ کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا نہیں مانتا اور اس وجہ سے کہتا ہے کہ نجات انسان کے عمل سے ہے نہ کہ کسی کے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے کی وجہ سے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس بات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بھی یقین کرتے تھے لیکن ان کے نام پر ان کی تعلیم کو بعد میں بگاڑ دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے مقابل پر ایک عاجز انسان کو لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ پس جب انسان شکست خوردہ ہو جائے، اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ شدت پسندی پہ اتر آئے۔ اور یہ چرچ جس کا نام Dove world outreach centre church ہے، یہی کر رہا ہے۔ بائبل میں تو ایک جگہ بلکہ ایک جگہ کیا کئی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرقس میں جسے انگریزی میں Mark کہتے ہیں، ایک جگہ فرماتے ہیں، اس کا باب 12 آیت 29-30 ہے کہ: ''اول یہ کہ اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ اور تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ''۔

(مرقس باب 12آیت 29,30)

اس کے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر مسیح کی الوہیت کی تردید بائبل میں موجود ہے۔ خود بائبل تردید کرتی ہے۔

دلائل سے پُر اس بحث اور قرآنِ کریم کی حقیقت بیانی اور برتری کو تو حضرت مسیح موعود نے ثابت فرمایا اور عیسائیوں کی ہر دلیل کو ردّ کیا تھا اور آج تک جماعت احمدیہ کرتی چلی آ رہی ہے۔ قرآن کریم کی تو یہ خوبصورت تعلیم ہے کہ حق کی تبلیغ کرو۔ دنیا کو بتا دو کہ (۔)(بقرہ: 257) کہ یقیناً ہدایت اور گمراہی کا فرق ظاہر ہو چکا۔ لیکن یہ فرق بیان کرنے اور منوانے کے لئے کسی جبر کی ضرورت نہیں ہے۔ جس کی مرضی ہے مانے، جس کی مرضی ہے نہ مانے۔ فرمایا: اے نبی! تیرا کام صرف اس کلام کو، اس پیغام کو جو قرآن کریم کی صورت میں تجھ پر اترا ہے لوگوں تک پہنچا دینا ہے، ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس اس خوبصورت تعلیم کو یہ مذموم کوشش کر کے جلانا چاہتے ہیں۔ اس تعلیم کی روشنی میں شدت پسندی اور بدامنی کی تعلیم یہ چرچ دے رہا ہے یا (۔)؟

یہ چرچ تو اپنی تعلیم پر بھی عمل نہیں کر رہا، جو بائبل میں ان کی اپنی تعلیم ہے۔ بائبل تو کہتی ہے کہ اگر تمہارے ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسرا بھی آگے کر دو۔

(متی باب 5آیت 39)

یہ تو بائبل نے نہیں کہا کہ تم مذہبی نفرتوں کو ہوا دو۔ بہت سے عیسائی چرچوں نے بھی اس چرچ کی اس ظالمانہ سوچ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی مذمت کی ہے اور سختی سے تردید کی ہے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوں گے۔ اور ہر عقل مند اور امن پسند انسان کا یہی ردّعمل ہونا چاہئے۔ جماعت احمدیہ بھی میڈیا کے ذریعے اور مختلف طریقوں سے اس Dove Church کو اپنی اس مذموم حرکت سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ (**Dove** عیسائیت میں روح القدس کا نشان بھی ہے کہ یہی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ پر فاختہ کی صورت میں روح القدس اتری)۔ بہرحال امریکہ کی جماعت کو بھی مَیں نے کہا تھا کہ ایک مہم کی صورت میں اس پر کام کریں اور دنیا کی باقی جماعتوں کو بھی اسی طرح کرنا چاہئے کہ یہ جو طریقہ اپنا رہے ہیں یہ دنیا میں فساد پیدا کرنے کا طریقہ ہے۔ اس سے بجائے محبتوں کے کینوں اور بغضوں کی دیواریں کھڑی ہوں گی۔ قرآنِ کریم میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا مقام جو ظاہر کیا ہے وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آتا۔ قرآنِ کریم تو ہر نبی کی عزت کرتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا

ان کی یہ حرکت نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرے گی۔...... دنیا کو آج امن کی ضرورت ہے، محبت کی ضرورت ہے، بھائی چارہ کی ضرورت ہے، جنگوں کی تباہی سے بچنے کی ضرورت ہے، خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تباہ ہونے سے بچ سکیں۔ اس کے حصول کے لئے عیسائیوں کو بھی اپنے قبلہ کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اور (۔) کو بھی صحیح ردّ عمل دکھانے کی ضرورت ہے۔ دلائل کی بحثیں کریں، علمی بحثیں کریں۔ لیکن ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ آج (۔) بھی اگر حقیقت میں حُبّ پیغمبری اور حُبّ قرآن کا دعویٰ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھتے ہوئے اپنی رہنمائی کے لئے اس رہنما کو تلاش کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشاد کے تابع اور پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوا۔ یہ رمضان کا مہینہ جس میں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ قرآن کریم نازل ہوا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے تو ہدایت کے وہ راستے متعین کریں جو قرآنِ کریم نے متعین کئے ہیں۔ ہدایت کے معیار وہ بنائیں جو قرآنِ کریم نے بنائے ہیں۔ ہدایت دینے والے کو پانے کے لئے بھی خالص ہو کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا سکھائی ہے۔ اگر خالص ہو کر یہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور رہنمائی فرماتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ غیر (۔) کی بھی رہنمائی فرما دیتا ہے، مسلمانوں کی تو ضرور کرے گا۔ کاش کہ ہمارے (۔) بھائی ہمارے اس دردمندانہ پیغام اور جذبات کو سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کی کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے''۔ (صاف اور میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے) ''اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اُس کے لطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ (۔) کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآنِ شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں، اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص'' (یعنی اپنے آپ کے بارہ میں کہہ رہے ہیں کہ) ''ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اُسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابلِ رحم حالت اس قوم کی ہوگی''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 140 جدید ایڈیشن ربوہ)

آج بھی یہی حقیقت ہے کہ قرآنِ کریم پر غور کرنا تو ایک طرف اکثریت قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف بھی توجہ نہیں دیتی۔......

پس رمضان کا یہ مہینہ جو اللہ تعالیٰ نے ہماری روحانی حالتوں کی بہتری اور قرآن کریم پر عمل اور غور کرنے کے لئے ہمیں پھر میسر فرمایا ہے اس سے ہمیں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور پوری کوشش کرنی چاہئے اور بھرپور فائدہ تبھی اٹھایا جا سکتا ہے جب ہم اس کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت بھی کرنے والے ہوں۔ اس کے احکامات پر غور کرنے والے ہوں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اس کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض حکم دیئے ہیں کہ ان کو بجا لاؤ، بعض نیکیاں ہیں ان کو کرنے کا حکم دیا ہے جن سے ہدایت کے راستے ملتے ہیں۔ بعض برائیاں ہیں ان سے کہا ہے کہ بچو تو ان راستوں پر چل سکو گے جو منزلِ مقصود تک لے جانے والے راستے ہیں۔ اور ایک مومن کی منزلِ مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے؟

ہدایت کے راستوں کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا قدم جو رکھا ہے وہ ایمان بالغیب ہے، اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ ایمان بالغیب ہی ہے جو ایمان میں ترقی کا باعث بنتا ہے۔ اور یہ ایمان میں ترقی ہدایت کے ان راستوں کی طرف لے جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے پانے کے راستے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعلیم کو سمجھنے کے راستے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں بڑھنے کے راستے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''متقی کی حالت میں چونکہ رؤیتِ باری تعالیٰ اور مکالمات و مکاشفات کے مراتب حاصل نہیں ہوتے اس لئے اس کو اول ایمان بالغیب ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ تکلّف کے طور پر ایمانی درجہ ہوتا ہے کیونکہ قرائن قویہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لاتا ہے جو بین الشک والیقین ہوتا ہے'' (کہ شک اور یقین کے درمیان یہ چیزیں ہوتی ہیں)۔

فرمایا کہ ''...... متقی اللہ تعالیٰ کو مان لیتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ''۔ فرمایا کہ ''یہ مت سمجھو کہ یہ ادنیٰ درجہ ہے یا اس کا مرتبہ کم ہے''۔ پھر فرماتے ہیں ''یہ ایمان بالغیب متقی کے پہلے درجہ کی حالت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی وقعت رکھتی ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ سب سے بڑھ کر ایمان کس کا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ حضور آپ کا ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرا کس طرح ہو سکتا ہے، مَیں تو ہر روز جبریل کو دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو ہر وقت دیکھتا ہوں۔ پھر صحابہ نے عرض کی کہ کیا ہمارا ایمان؟ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا ایمان کس طرح؟ تم بھی تو نشانات دیکھتے ہو۔ آخر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ صدہا سال کے میرے بعد آئیں گے ان کا ایمان عجیب ہے کیونکہ وہ کوئی بھی ایسا نشان نہیں دیکھتے جیسے تم دیکھتے ہو مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ غرض خدا تعالیٰ متقی کو اگر وہ اسی ابتدائی درجہ میں مر جاوے، تو اسی زمرہ میں داخل کر لیتا ہے''۔ فرماتے ہیں کہ ''اس لذت اور نعمت سے ابھی اس نے کچھ بھی نہیں پایا''۔ (جو نشانات دیکھ کر ملتی ہے)۔ ''لیکن پھر بھی وہ ایسی قوت دکھاتا ہے کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی رکھتا ہے بلکہ اس ایمان کو اپنے عمل سے بھی ثابت کرتا ہے۔ یعنی یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ''۔ ''عمل یہ ہے کہ نمازوں پر قائم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ''تقویٰ کی اس حالت میں نمازوں میں بھی وسوسے ہوتے ہیں اور قسم قسم کے وہم اور شکوک پیدا ہو کر خیالات کو پراگندہ کرتے ہیں۔ باوجود اس کے بھی وہ نماز نہیں چھوڑتے اور نہیں تھکتے اور ہارتے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ چند روز نماز پڑھی اور ظنون فاسدہ اور خیالات پراگندہ دل میں گزرنے لگے''۔ بدظنیاں پیدا ہونے لگ گئیں۔ گندے خیالات آنے لگ گئے۔ ''نماز چھوڑ دی اور ہار کر بیٹھ رہے۔ مگر متقی اپنی ہمت نہیں ہارتا۔ وہ نماز کو کھڑی کرتا، نماز گری پڑتی ہے، وہ بار بار اسے کھڑی کرتا ہے۔ تقویٰ کی حالت میں دو زمانے متقی پر آتے ہیں۔ ایک ابتلا کا زمانہ دوسرا اصطفا کا زمانہ۔ ابتلا کا زمانہ اس لئے آتا ہے کہ تا تمہیں اپنی قدر و منزلت اور قابلیت کا پتہ مل جائے اور یہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر راستبازوں کی طرح ایمان لاتا ہے۔ اس لئے کبھی اس کو وہم اور شکوک آ کر پریشان دل کرتے ہیں۔ کبھی کبھی خدا تعالیٰ ہی کی ذات پر اعتراض اور وہم پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ صادق مومن کو اس مقام پر ڈرنا اور گھبرانا نہ چاہئے بلکہ آگے ہی قدم رکھے''۔ فرمایا کہ ''شیطان پلید کا کام ہے کہ وہ راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے منکر نہ کرا لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے روگردان نہ کر لے۔ وہ وساوس پر

وساوس ڈالتا رہتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں انسان انہیں وسوسوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کر لیں پھر دیکھا جائے گا۔ باوجود اس کے کہ انسان کو اس بات کا علم نہیں کہ ایک سانس کے بعد دوسرا سانس آئے گا بھی یا نہیں؟'' (مطلب یہ کہ دل میں جو وسوسہ پیدا ہوا ہے یا غلط خیال پیدا ہوا ہے وہ کر لو دیکھا جائے گا۔ پھر بعد میں اصلاح ہو جائے گی)۔ فرمایا کہ ''لیکن شیطان ایسا دلیر کرتا ہے کہ وہ بڑی بڑی جھوٹی امیدیں دیتا اور سبز باغ دکھاتا ہے۔ شیطان کا یہ پہلا سبق ہوتا ہے، مگر متقی بہادر ہوتا ہے اس کو ایک جرأت دی جاتی ہے کہ وہ ہر وسوسہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اس لئے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ فرمایا، یعنی اس درجہ میں وہ ہارتے اور تھکتے نہیں اور ابتدا میں اُنس اور ذوق اور شوق کا نہ ہونا ان کو بے دل نہیں کرتا۔ وہ اسی بے ذوقی اور بے لطفی میں بھی نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب وساوس اور اوہام دور ہو جاتے ہیں۔ شیطان کو شکست ملتی اور مومن کامیاب ہو جاتا ہے۔ غرض متقی کا یہ زمانہ سستی کا زمانہ نہیں ہوتا بلکہ میدان میں کھڑے رہنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ وساوس کا پوری مردانگی سے مقابلہ کرے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 6 مورخہ 17/فروری 1901ء صفحہ 201)

پس ان دنوں میں جب ہر ایک کو نمازوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (۔) بھی بھری ہوئی ہیں۔ شیطان کے ساتھ مقابلے میں پوری طاقت صرف کر دینی چاہئے۔ جب یہ صورت پیدا ہوگی کہ شیطان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ رہے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی طرف قدم بھی اٹھ رہے ہوں گے۔ جب خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق بھی بڑھیں گے۔ جب یہ کوشش ہوگی تب ان ہدایت کے راستوں کی طرف بھی رہنمائی ملے گی جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ ہدایت کے وہ راستے نظر آئیں گے جو اپنے ساتھ روشن نشان رکھتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ ایمان بالغیب کا تقاضا ہے کہ ان تمام پیشگوئیوں پر بھی یقین رکھا جائے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں اور جب نمازوں میں توجہ ہوگی۔ ایمان بالغیب کے ساتھ عملی صورت کا اظہار ہوگا جس کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے۔ یعنی نمازوں کا قیام اور اس میں شیطان کے حملوں سے بچنے کی دعائیں، تو پھر یہ دعا بھی ہو رہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان بالغیب کی حالت کو نشانات کے ساتھ مزید مضبوط بھی کر دے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ تقاضا کرتا ہے اور ایک مومن اس کے لئے دعا کرتا ہے کہ جس طرح تیرے فرستادے پہلے زمانے کی اصلاح اور ہدایت کے لئے تیری طرف سے مبعوث ہوتے تھے اب بھی ہوں۔ کیونکہ زمانے کی حالت یہ تقاضا کر رہی ہے کہ کسی فرستادے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم نے ہی یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ (۔) (الجمعۃ: 4) اور ایک دوسری قوم میں سے بھی وہ اسے بھیجے گا جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ پس یہاں یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نشانات نہیں دیکھیں گے ان کے ایمان قابل تعریف ہیں بلکہ یہ اس عرصے کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہی اندھیرے زمانے کا عرصہ تھا جب (۔) میں وسیع پیمانے پر روحانیت کو آگے بڑھانے کے لئے (۔) کی تربیت کے لئے کوئی بڑا وسیع نظام نہیں تھا۔ ہاں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر مجددین تھے جو اپنے کام کر رہے تھے یا وہ لوگ ہیں جن تک بعد میں بھی اللہ تعالیٰ کے آئے ہوئے فرستادے کا پیغام نہیں پہنچا۔ ان کی اگر ایمانی حالت پھر بھی قائم رہتی ہے تو یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے ایمان بالغیب کی صحیح حفاظت کی ہے۔ اور جو ایمان بالغیب کی صحیح حفاظت کرنے والے ہیں وہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے کو اس کی نشانیاں دیکھ کر پہچانتے بھی ہیں اور قبول بھی کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایمان لائے تھے انہوں نے کوئی نشانات نہیں مانگے تھے۔ بہت سارے ایسے تھے جو ایمان بالغیب پر ہی یقین رکھتے تھے''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 644)

صرف آپ کی ظاہری حالت دیکھ کر ان کو یقین تھا کہ جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سچ ہے اور پھر مسیح و مہدی کے آنے کے ساتھ یہ نشانات کا دور شروع ہو گیا۔ یہ بھی پیشگوئی تھی کہ نشانات کا دور شروع ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یہ نشانات دیکھ رہی ہے اور ایمان بالغیب کی وجہ سے اس یقین پر بھی قائم ہے کہ جو وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جو اب تک ہمیں نظر نہیں آ رہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوں گی۔ ہم شیطان کے حملوں اور وسوسوں کو اپنی نمازوں کی خوبصورتی سے ادائیگی اور دوام اختیار کرتے ہوئے دور کرتے چلے جائیں گے اور شیطان کے وسوسے کبھی ہمارے پائے ثبات کو ہلا نہیں سکتے۔ شیطان کے چیلوں کا تمام زور اس زمانے میں احمدیوں کو اپنے ایمان میں کمزور کرنے پر صَرف ہو رہا ہے۔ لیکن ہم تو اب اس حالت میں آ چکے ہیں کہ جب نشانات بھی سامنے نظر آ رہے ہیں اور اگر کوئی ابتلاؤں کا دور ہے تو یہ بھی پہلے سے ہی قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمایا ہوا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے لئے یہ ابتلاء آتے ہیں اور زمانے کے امام نے ہمیں اس کے لئے تیار کیا ہوا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان کی برکتوں سے فیض اٹھائیں۔ اس میں دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی نمازوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پانے اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی کی دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے وعدے پورے ہونے کے لئے دعاؤں سے مدد مانگنی چاہئے۔ یہ مہینہ جو دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ بھی ہے اس میں جب ہم خدا تعالیٰ سے قرآن کریم کی حکومت اور اس کی عظمت اور تمام دنیا میں اس کی حکومت کے قیام کی دعا مانگ رہے ہوں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ اپنے زور آور حملوں سے نشانات کا ایک نیا سلسلہ اور دور شروع فرمائے گا اور قرآن کریم کی تعلیم اپنی تمام تر عظمتوں کے ساتھ حق کے قیام اور باطل کے فرار کے نظارے ہمیں دکھائے گی۔ لوگ زمانے کے امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور خدا تعالیٰ کے فرستادے کی آواز سننے کی طرف توجہ دیں گے۔ جو عین قرآنی تعلیم کے مطابق دنیا کو ہدایت اور حق کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ آج اگر کوئی حفاظت قرآن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہے تو وہ یہی مسیح موعود ہے اور آج اگر کوئی جماعت یہ کام احسن رنگ میں سرانجام دے سکتی ہے اور دے رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کمر بستہ ہونے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے ہمیں اپنی دعاؤں میں شدت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہم اپنے فرائض سے کوتاہی کر رہے ہوں گے یا کوتاہی کرنے والے بن رہے ہوں گے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کے لئے اپنی استعدادوں کے لحاظ سے بھی بھر پور کوشش کرے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دینِ (۔) کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) (الحجر: 10)۔ سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنے کلام کی کی۔

اول: حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں۔ ایسا حافظ کہ اگر ایک لفظ پوچھا جائے تو اس کا اگلا پچھلا سب بتا سکتے ہیں اور اس طرح پر قرآن کو تحریف لفظی سے ہر ایک زمانہ میں بچایا۔

دوسرے: ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے خدا کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریفِ معنوی سے محفوظ رکھا۔

تیسرے: متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر (عقل کے مطابق کر کے یا عقلی دلیلوں کے ساتھ) خدا کی پاک کلام کو کوتاہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔

چوتھے: روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے‘‘۔

فرماتے ہیں کہ ’’سو یہ پیشگوئی کسی نہ کسی پہلو کی وجہ سے ہر ایک زمانہ میں پوری ہوتی رہی ہے‘‘ (قرآن کریم کی پیشگوئی کہ مَیں نے یہ کتاب اتاری اور مَیں اس کی حفاظت کروں گا۔) فرمایا ’’اور جس زمانہ میں کسی پہلو پر مخالفوں کی طرف سے زیادہ زور دیا گیا تھا اسی کے مطابق خداتعالیٰ کی غیرت اور حمایت نے مدافعت کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن یہ زمانہ جس میں ہم ہیں یہ ایک ایسا زمانہ تھا جس میں مخالفوں نے ہر چہار پہلو کے رو سے حملہ کیا تھا اور یہ ایک سخت طوفان کے دن تھے کہ جب سے قرآن شریف کی دنیا میں اشاعت ہوئی ایسے خطرناک دن (۔) نے کبھی نہیں دیکھے۔ بدبخت اندھوں نے قرآن شریف کی لفظی صحت پر بھی حملہ کیا اور غلط ترجمے اور تفسیریں شائع کیں۔ بہتیرے عیسائیوں اور بعض نیچریوں اور کم فہم (۔) نے تفسیروں اور ترجموں کے بہانے سے تحریف معنوی کا ارادہ کیا اور بہتوں نے اس بات پر زور دیا کہ قرآن اکثر جگہ میں علوم عقلیہ اور مسائل مسلّمہ مثبتہ طبعی اور ہیئت کے مخالف ہے‘‘۔ (بعض ایسے ثابت شدہ مسائل جو طبعیات اور ہیئت دانوں کے ہیں اس کے مخالف ہیں)۔ فرمایا ’’اور نیز یہ کہ بہت سے دعاوی اس کے عقلی تحقیقاتوں کے برعکس ہیں اور نیز یہ کہ اس کی تعلیم جبر اور ظلم اور بے اعتدالی اور ناانصافی کے طریقوں کو سکھاتی ہے۔ اور نیز یہ کہ بہت سی باتیں اس کی صفات الٰہیہ کے مخالف اور قانون قدرت اور صحیفۂ فطرت کے منافی ہیں اور بہتوں نے پادریوں اور آریوں میں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور قرآن کریم کے نشانوں اور پیش گوئیوں سے نہایت درجہ کے اصرار سے انکار کیا اور خداتعالیٰ کی پاک کلام اور دین (۔) اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی صورت کھینچ کر دکھلائی اور اس قدر افتراء سے کام لیا جس سے ہر ایک حق کا طالب خواہ نخواہ نفرت کرے۔ لہٰذا اب یہ زمانہ ایسا زمانہ تھا کہ جو طبعاً چاہتا تھا کہ جیسا کہ مخالفوں کے فتنہ کا سیلاب بڑے زور سے چاروں پہلوؤں پر حملہ کرنے کے لئے اٹھا ہے ایسا ہی مدافعت بھی چاروں پہلوؤں کے لحاظ سے ہو اور اس عرصہ میں چودھویں صدی کا آغاز بھی ہو گیا۔ اس لئے خدا نے چودھویں صدی کے سر پر اپنے وعدہ کے موافق جو (۔) ہے اس فتنہ کی اصلاح کے لئے ایک مجدد بھیجا۔......

(ایام الصلح ۔روحانی خزائن جلد 14صفحہ 288۔290)

جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا تھا آج چرچ نے جو اعتراض کئے ہیں یہ پرانے اعتراض ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود نے اپنے اس اقتباس میں سو سال پہلے ہی بیان کر دیا تھا۔ وہ اعتراض تقریباً اس سے ملتے جلتے ہیں جو اس چرچ نے کئے ہیں۔......

(مسند احمد بن حنبل جلد 3صفحہ 182مسند أبی ھریرۃ حدیث نمبر 5957مطبوعہ بیروت ایڈیشن 1998)

اکثریت آپ کی مخالفت میں لگ گئی۔ یہ سب بھی ایمان بالغیب کی نفی ہے اور یہ مخالفت شدت پسندوں اور ناانصاف حکومتوں کی وجہ سے اپنی شدت کا رنگ اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ (۔) کو بھی عقل دے اور وہ اس عاشق رسول اور عاشق قرآن اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کی حفاظت پر مامور کے پیغام کو سن کر اس کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ اس جری اللہ کے سلطان نصیر بنیں اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا باعث بنیں۔

میں نے دشمنوں کا ذکر کیا ہے تو آج پھر ان ظالموں کے ظلموں کی دو افسوسناک خبریں ہیں۔ اس ہفتہ میں صوبہ سندھ میں دو شہادتیں ہوئی ہیں۔ ایک کراچی میں اور دوسری سانگھڑ میں۔ یہ لوگ نہیں دیکھ رہے کہ ظلموں کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کی تقدیر کیا دکھلا رہی ہے۔ خود تسلیم کر رہے ہیں اور اخباروں میں لکھ رہے ہیں۔ کالم آ رہے ہیں کہ ہماری غلطیوں کی وجہ سے خداتعالیٰ کا عذاب ہم پر آ رہا ہے۔ لیکن ان غلطیوں کی نشاندہی غلط طریقوں پر کر رہے ہیں۔......

بعض لوگ مجھے یہ بھی لکھ دیتے ہیں اور کہتے بھی ہیں کہ میری باتیں جب میں بعض دفعہ...... کو مخاطب کر کے کہتا ہوں تو وہ ان کو اور بھڑکاتی ہیں اور مجھے نہیں کرنی چاہئیں۔ ہمارے بعض معصوموں کی یہ غلط فہمی ہے۔ اس لئے میں تو اپنوں کو بھی سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو منصوبے انہوں نے بنائے ہوئے ہیں ان کا میرے کہنے یا نہ کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کے خوفناک منصوبے ہیں کہ احمدیوں کے خلاف پاکستان میں کیا کچھ کرنا ہے اور باہر بھی کوششیں کرتے ہیں، کر رہے ہیں۔ میں تو اس لئے بھی کہتا ہوں کہ شاید میری باتیں کسی شریف النفس کو شَرّ النَّاس سے قوم کو ہوشیار کرنے کے کام آ جائیں۔ بہرحال ہمارا کام تو صبر، استقامت اور دعا سے اپنی منزل کی طرف سے رواں دواں رہنا ہے اور یہ ہم انشاء اللہ کرتے چلے جائیں گے اور ان دنوں میں احمدی خاص طور پر خداتعالیٰ کے آستانے پر اس طرح جھکیں کہ بس اسی کے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے ہر شر ان پر الٹائے اور ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔

جن دو شہادتوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں ایک کراچی کے ڈاکٹر نجم الحسن صاحب شہید ہیں۔ آپ 16/اگست کو رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے اپنے کلینک واقعہ اورنگی ٹاؤن سے واپس جانے کے لئے جب گاڑی میں بیٹھ رہے تھے تو کسی نامعلوم شخص نے فائرنگ کر دی۔ آپ کو قریبی ہسپتال میں لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لا کر شہادت پا گئے۔ (۔) سنا ہے کہ ان کے سینے پر تیرہ گولیاں لگی تھیں۔

ڈاکٹر نجم الحسن شہید کا آبائی تعلق بہار کے ایک شہر بھاگلپور سے تھا۔ حضرت مسیح موعود کے دور میں بھاگلپور سے مکرم محمود عالم صاحب قادیان تشریف لے گئے اور وہاں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ انہی کے ذریعے بھاگلپور میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے دادا مخدوم الحسن صاحب اور مکرم مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری خلافتِ ثانیہ کے دور میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ 1956ء میں ان کا خاندان بھاگلپور سے ہجرت کر کے ڈھاکہ آ گیا۔ 1971ء میں جب بنگلہ دیش بنا تو ڈاکٹر صاحب شہید کے والدین ہجرت کر کے چند سال انڈیا اور نیپال میں رہے۔ پھر 1975ء میں کراچی منتقل ہو گئے۔ ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کی پیدائش 1971ء میں ڈھاکہ میں ہوئی تھی۔ آپ سات بھائی اور ایک بہن ہیں۔ اپنے بہن بھائیوں میں ڈاکٹر صاحب دوسرے نمبر پر تھے۔ اپنی تمام تعلیم پرائمری سے لے کر چائلڈ سپیشلسٹ بننے تک کراچی میں ہی حاصل کی۔ سندھ میڈیکل کالج سے M.B.B.S کیا۔ F.C.P.S کیا۔ اپنی پریکٹس بھی کر رہے تھے اور ڈاؤ یونیورسٹی میں بچوں کے شعبے کے ہیلتھ سائنسز کے اسسٹنٹ پروفیسر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ روزمرہ کے معمول کے مطابق ہی اپنی کلینک سے باہر نکلے ہیں اور گاڑی سٹارٹ کی ہے تو نامعلوم افراد نے آ کر ان پر فائرنگ کر دی۔ قریب ہی ان کے بھائی کی میڈیکل سٹور کی دکان تھی، وہ جب باہر آئے ہیں تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب خون میں لت پت تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی عمر ساڑھے انتالیس سال تھی۔ ایک نڈر اور بے خوف شخصیت کے مالک تھے۔ کئی دفعہ آپ کے خسر نے انہیں کہا بھی کہ یہاں سے کلینک تبدیل کر لیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ اسی علاقہ میں پلا بڑھا ہوں۔ اس علاقے کے لوگوں کا مجھ پر حق ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت کے لئے یہیں پریکٹس کروں گا۔ خدام الاحمدیہ کے کیمپس میں بھی وقت دیا کرتے تھے۔ لیکن لوگ حق ادا کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ جو نافع الناس لوگ ہوتے ہیں ان کو بھی ظالمانہ طریق پر ختم کر دینے سے یہ نہیں چوکتے۔ آپ نے کبھی کہیں اپنی احمدیت کو نہیں چھپایا۔ موصی تو میں نے بتایا کہ تھے ہی لیکن نمازیں بڑے خشوع وخضوع سے پڑھنے والے تھے۔ چندوں میں بڑے باقاعدہ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ ہیں اور بیٹی شافیہ حسن عمر پانچ سال اور بیٹا محمد حسن عمر دو سال اور ایک بیٹی ملیحہ حسن اڑھائی ماہ۔ اور تینوں بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں شامل

ہیں۔

دوسری شہادت مکرم حبیب الرحمٰن صاحب سانگھڑ کی ہے۔ حبیب الرحمان صاحب کا آبائی تعلق ضلع گجرات سے ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا کے بھائی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ ان کے بعد آپ کے دادا حضرت پیر برکت علی صاحب بھی بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ آپ کے دادا کے بھائی پہلے احمدی ہوئے تھے پھر آپ کے دادا احمدی ہوئے۔ بعدازاں انہی کے دو بھائی حضرت پیر افتخار علی صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب بھی بیعت کرکے 1901ء میں احمدیت میں داخل ہو گئے۔ 1912ء میں آپ کے خاندان کے بڑوں نے کچھ زمین سندھ میں خریدی جس کی وجہ سے سندھ میں شفٹ ہو گئے۔

حبیب الرحمٰن صاحب کی پیدائش 1950ء میں سانگھڑ میں ہوئی اور تعلیم انہوں نے ربوہ میں حاصل کی۔ ربوہ میں جب یہ تعلیم حاصل کر رہے تھے تو میرے ساتھ ہی پڑھتے تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے اور اچھی لیکن پاکیزہ مجلس لگانے والے۔

حبیب الرحمٰن صاحب شہید 19/اگست 2010ء کو صبح ساڑھے دس بجے گھر سے اپنی زرعی زمینوں کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ایک موڑ پر جب کار کی رفتار آہستہ ہوئی تو دو نامعلوم نقاب پوش موٹر سائیکل سواروں نے موقع پاکر آپ پر فائرنگ کر دی۔ جس سے گولی آپ کی کنپٹی پر لگی اور موقع پر جام شہادت نوش فرما گئے۔ (۔) جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ کی پیدائش 1950ء کی تھی۔ ساٹھ سال آپ کی عمر تھی۔ 1990ء میں بچوں سمیت امریکہ شفٹ ہو گئے تھے۔ امریکہ جانے سے پہلے آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ اور قائد ضلع سانگھڑ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ جماعتی طور پر سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ امریکہ میں آپ کو alislam.org جو جماعت کی ویب سائٹ ہے، اس میں بڑی نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے اور ابتدائی کارکنان میں سے تھے اور بڑے اچھے ورکر تھے اور اسی طرح ورکر اور کام کرنے والے تلاش کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ 2006ء میں آپ کے بھائی ڈاکٹر مجیب الرحمٰن صاحب کو شہید کر دیا گیا تھا تو آپ بوڑھے والد کی خدمت کرنے کے لئے امریکہ سے سانگھڑ شفٹ ہو گئے تھے اور یہاں شفٹ ہونے کے کچھ عرصے بعد جب ان کو تحریک کی گئی تو پھر اپنے شہید بھائی کی جو بیوہ تھی ان سے ان کی شادی ہوگئی۔ کیونکہ ان کی بیوی پہلے فوت ہو چکی تھی۔ نمازوں کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی کے بڑے پابند، خلافت سے بڑا تعلق رکھنے والے۔ غریبوں کا دکھ بانٹنے والے مخلص وجود تھے۔ ان کے والد مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب زندہ ہیں، حیات ہیں۔ ان کی عمر 91 سال ہے۔ چار بہنیں اور دو بھائی ہیں اور پہلی بیوی تو میں نے بتایا فوت ہوگئی تھیں۔ اولاد میں سے انیس الرحمٰن ہیں 32 سال ان کی عمر ہے۔ حمیرا صاحبہ 23 سال، عائشہ صاحبہ 28 سال۔ سب بچے امریکہ میں ہیں اور دوسری اہلیہ جو ان کے بھائی مجیب الرحمٰن صاحب شہید کی بیوہ ہیں۔ ان کے اپنے بچے اعزاز الرحمٰن 13 سال، معاذ الرحمٰن 11 سال، اور مشعل عمر 7 سال، یہ پسماندگان میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے۔

ایک اور مخلص دوست کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو موسیٰ رستمی صاحب ہیں، ان کا جنازہ تو میرا خیال ہے میں نے مصطفیٰ ثابت صاحب کے جنازے کے ساتھ ہی پڑھ دیا تھا۔ لیکن ایک انتہائی مخلص دوست تھے۔ اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ ان کا ذکر بھی یہاں ہو جائے۔ 5/اگست 2010ء کو ان کی وفات ہوئی۔ کوسوو کے جلسے میں اس سال آپ کی تقریر تھی، اس میں انہوں نے بتایا کہ 1985ء میں ان کے بھائی UK آئے اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کی۔ جب ان کے بھائی واپس گئے اور اپنی یادوں کا ذکر کیا کہ حضور انور سے کیسے ملاقات ہوئی تو موسیٰ صاحب پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اس کے علاوہ اپنے بھائی میں غیر معمولی انقلاب دیکھ کر بھی ان پر گہرا اثر ہوا۔ ہائی سکول اور ملٹری سروس مکمل کرنے کے بعد آپ سوئٹزرلینڈ چلے گئے۔ وہاں تقریباً چار سال رہے۔ انہوں نے خود بتایا کہ وہاں کے احمدیوں سے مل کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ بعدازاں آپ کچھ عرصہ ہالینڈ رہے، ہالینڈ جاتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی زندگی جماعت کی خدمت کے لئے وقف کریں گے۔ بیعت تو وہ اپنے بھائی کے اثر کو دیکھ کر پہلے ہی کر چکے تھے۔ ہالینڈ میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے پہلی ملاقات ہوئی اور اس پہلی ملاقات میں انہوں نے اپنی زندگی وقف کرنے کا ذکر کیا تو حضور نے انہیں البانیہ چلے جانے کا کہا۔ بہرحال چند وجوہات کی وجہ سے نہیں جا سکے۔ سن 2000ء میں امیر صاحب جرمنی ہالینڈ تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ کسی کو تلاش کریں جو کوسوو جا سکے تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ کوئی بھی وہاں نہیں جانا چاہے گا لیکن میں اس کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ مئی 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے وہ کوسوو چلے گئے۔ کوسوو میں سب سے پہلے جولان (Gjilan) میں اپنے بھائی کے گھر ٹھہرے جہاں ان کی بہن بھی اپنی فیملی کے ساتھ رہتی تھیں۔ بعد میں ان کی بہن بھی احمدی ہو گئیں۔ اس طرح پہلا جمعہ ان کے گھر میں ہی ادا کیا گیا۔ اس کے بعد پرشتنا (Prishtna) چلے گئے۔ دس سال تک جماعت کوسوو کے صدر رہے۔ جماعت کی ترقی اور اس کے مفاد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ (۔) کا بہت شوق تھا۔ کسی نہ کسی رنگ میں پیغامِ حق پہنچاتے رہتے تھے۔ بڑی دلجمعی سے جماعت کے کام کرتے تھے۔ جماعتی رقوم کو بڑی احتیاط سے خرچ کیا کرتے تھے۔ پہلے مشن ہاؤس کی تکمیل کے ہر مرحلے پر اخراجات کا خود جائزہ لیتے رہے۔ بہت سا حصہ وقارِ عمل کے ذریعہ مکمل کروایا۔ ایک دفعہ انہیں پتہ چلا کہ ان کی تنخواہ (۔) سے کچھ زیادہ ہے تو پوچھے اور بتائے بغیر ہی اپنی تنخواہ کو کم کر لیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میری تنخواہ ایک (۔) سے زیادہ ہو۔ ان کے پاس کار نہیں ہوتی تھی، بائیسکل پر ہی سارے کام کیا کرتے تھے۔ کوسوو میں جماعت کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنے اور نومبائعین کی تربیت کی ہر لمحے فکر رہتی تھی اور ایک فیملی کی طرح انہوں نے نومبائعین کو سنبھالا ہے اور ان کی تربیت کی ہے۔ ان کی تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوسوو جماعت کی اکثریت موصی ہے اور انتہائی پڑھے لکھے افراد پر مشتمل ہے۔ بڑے خوش مزاج، نیک، نمازوں میں باقاعدہ اور بڑے خشوع و خضوع سے نمازیں ادا کرنے والے، خلافت سے بڑا وفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔ ان کی آنکھوں سے بڑا عشق ٹپکتا تھا۔ ہر دفعہ جرمنی کے جلسے میں مجھے ملا کرتے تھے۔ انہوں نے پچھلے سال ایک دفعہ مجھے کہا کہ ہمارے بارہ میں کوسوو کے جو (۔) علماء ہیں، انہوں نے (۔) کے دلوں میں یہ ڈال دیا ہے کہ احمدی جو ہیں یہ حج نہیں کرتے بلکہ یہ جلسے پر جاتے ہیں۔ تو اس وجہ سے بعض لوگ ہماری باتیں نہیں سنتے۔ تو ان کو مَیں نے کہا تھا کہ اس سال آپ حج کریں۔ اللہ کے فضل سے پچھلے سال انہوں نے حج بھی کیا تھا اور اس کے بعد اب ملے تو مَیں نے پوچھا کہ یہ شکوہ تو اب دور ہو گیا ہوگا۔ تو بڑے خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حج کی توفیق دی اور حاجی کہلاتے تھے۔ بہرحال عمر اتنی زیادہ نہیں تھی لیکن کسی اچانک بیماری کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو بھی صبر دے۔ اور احمدیت پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بہتر اور ان جیسے کام کرنے والے کوسوو جماعت میں مزید افراد عطا فرمائے بلکہ ہر ملک میں جماعت کو ایسے افراد عطا فرمائے جو اخلاص اور وفا میں بڑھے ہوئے اور بے نفس ہو کر جماعت کی خدمت کرنے والے ہوں۔

(نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہر دو شہداء کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

بقیہ صفحہ 10 توبہ واستغفار کی حقیقت

ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے، وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 3)

اُٹھو! اور توبہ کرو

پس اُٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔ اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا۔ لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلد راضی کرلو۔ .... تم خدا سے صلح کرلو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستّر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ آمین۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 174)

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

توبہ و استغفار کی حقیقت اور اہمیت

خدائے غفور رحیم نے تخلیق کے بعد انسان کو نیکی اور بدی دونوں قسم کے راستے بتلا دیئے۔ اگر انسان نیکی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ جنت کا مستحق ہوگا اور اگر بدی کے راستہ پر گامزن ہوگا تو اس کا نتیجہ جہنم ہوگا۔ چونکہ انسان کمزور اور ضعیف ہے اور خطا کا پتلا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں بخشش کے سامان بھی کئے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ جس سے کوئی بدعملی ہو جائے یا اپنے نفس پر کسی نوع کا ظلم کرے اور پھر پشیمان ہو کر خدا سے معافی چاہے تو وہ خدا کو غفور رحیم پائے گا۔ اللہ تعالیٰ توبہ و استغفار کے ذریعہ انسان کو مایوسیوں سے نکال کر ایک پُرامید زندگی کی نوید دیتا ہے اور اپنی محبت اور پیار کا مژدہ سناتا ہے۔

استغفار کو توبہ پر تقدم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے۔ کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دیگا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام تُوْبُوْا اِلَیْہِ ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا۔ کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہوگا۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پالو گے۔ ہر ایک شخص کے لئے ایک دائرہ ہے۔ جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔ ہر ایک آدمی، نبی، رسول، صدیق، شہید نہیں ہوسکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 349)

استغفار کی حقیقت

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہوسکتا ہے۔ استغفار کیا ہے؟ یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں۔

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ نمبر 218)

''اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمی قوت غالب آجاتی ہے۔ لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 349)

استغفار کی اہمیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمہ وقت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی کے وقت اس کے لئے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور اسے اس راہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکے۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار)

روحانی مگدر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 348)

ترقیات کی کلید

استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 442)

روحانی قبض کا بہترین علاج

انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 194)

عذاب الٰہی کیلئے سپر

میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچالیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) (الانفال:34) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 134)

دل کی غفلت کا عمدہ علاج

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودلے تو گوہر مقصود پالیوے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 552)

توبہ کی حقیقت

توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کلی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے طور سے یہ عہد ہو کہ موت تک پھر گناہ نہ کروں گا۔ ایسی توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ میں بخش دوں گا۔ اگرچہ یہ توبہ دوسرے دن ہی ٹوٹ جاوے مگر بات یہ ہے کہ کرنے والے کا اس وقت عزم مصمم ہو اور اس کے دل میں ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 174)

توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جاوے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی توبہ کی جاوے۔ جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ مر جاتا ہے۔ خدا کے لیے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے تو وہ اس کی گذشتہ بداعمالیوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ جس قدر ناجائز ذرائع معاش کے اس نے اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں ان کو وہ ترک کرتا ہے۔ عزیزوں دوستوں اور یاروں سے جدا ہوتا ہے۔ برادری اور قوم کو اسے خدا کے واسطے ترک کرنا پڑتا ہے۔ جب اس کا صدق کمال تک پہنچ جاتا ہے تو وہی ذات پاک تقاضا کرتی ہے کہ اس قدر قربانیاں جو اس نے کی ہیں وہ اس کے اعمال کے کفارہ کے لیے کافی ہوں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 443)

انسان اور خدا کی توبہ کے معانی

ایک توبہ انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور ایک خدا کی طرف سے۔ خدا کی توبہ کے معنے رجوع کے ہیں کیونکہ اس کا نام توّاب ہے۔ انسان توبہ کرتا ہے تو گناہ سے نیکی کی طرف آتا ہے اور جب خدا توبہ کرتا ہے تو وہ رحمت سے اس کی طرف آتا ہے اور اس انسان کو لغزش سے سنبھال لیتا ہے۔ جب اس قسم کی خدا کی توبہ ہو تو پھر لغزش نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ انسان توبہ کرتا ہے پھر اس سے ٹوٹ جاتی ہے اور قضا و قدر غالب آتی ہے پھر وہ روتا ہے گڑگڑاتا ہے پھر توبہ کرتا ہے مگر پھر ٹوٹ جاتی ہے اور وہ بار بار تضرع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پھر آخر کار جب انتہا تک اس کی تضرع اور ابتہال پہنچ جاتے ہیں تو پھر خدا توبہ کرتا ہے یعنی اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے (۔) اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اب اس کی فطرت ایسی بدل دی گئی ہے کہ گناہ نہ ہو سکے گا جیسے کسی بدکار کا آلہ تناسل کاٹ دیا جاوے تو پھر وہ کیا بدکاری کر سکے گا یا آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ کیا بدنظری کرے گا۔ اسی طرح خدا سرشت بدل دیتا ہے اور بالکل پاکیزہ فطرت بنا دیتا ہے۔ بدر میں جب صحابہ اکرم نے جان لٹائی تو ان کی اس ہمت اور اخلاص کو دیکھ کر خدا نے ان کو بخش دیا۔ ان کے دلوں کو صاف کر دیا کہ پھر گناہ ہو ہی نہ سکے۔ یہ بھی ایک درجہ ہے جب فطرت بدل جاتی ہے تو وہ خدا کی رضا کے خلاف کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ انسان سے گناہ نہ ہوں اور وہ توبہ نہ کرے تو خدا اُن کو ہلاک کر کے ایک ایسی قوم پیدا کرے جو گناہ کرے اور پھر خدا ان کو بخشے اگر یہ نہ ہو تو پھر خدا کی صفت غفوریت کیسے کام کرے گی۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 174)

توبہ اور اس کی شرائط

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے **تَوْبَۃُ النُّصُوْح** کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔

ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں **اِقلاع** کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالاتِ فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردّیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالاتِ فاسدہ و تصوراتِ بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائلِ رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے۔ ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالاتِ بد لذات کا موجب سمجھے جاتے تھے' ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط **نَدَم** ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے' مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے۔ آخر ان سب لذاتِ دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اوّل اِقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالاتِ فاسدہ و تصوراتِ بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط **عزم** ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاقِ حسنہ اور افعالِ حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا: **اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا** (البقرہ:166)

(ملفوظات جلد اول صفحہ 87)

توبہ کرنے والوں سے خدا کی محبت

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ندامت اور پریشانی علامتِ توبہ ہے۔

(اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْر. صفحہ 261. قشیریہ باب التوبۃ صفحہ 49)

توبہ کا دروازہ وقت نزع تک کھلا رہتا ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر بن الخطابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ عزوجل بندے کی توبہ نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔

(ترمذی. کتاب الدعوات. باب فضل التوبۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت کے گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لانتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔ انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں۔ خدا کے حضور جس قدر پہنچیں گے' سب اعلیٰ مدارج پائیں گے۔ یہ یقینی وعدہ ہے۔ وہ انسان بڑا ہی بدقسمت اور بدبخت ہے جو خدا تعالیٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجاوے۔ بیشک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 222)

بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی

بَراء بن عازِبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس شخص کی خوشی کے بارہ میں کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی بے آب و گیاہ جنگل میں گم ہو جائے اور اس اونٹنی پر اس کا کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو۔ وہ اس کو اتنا ڈھونڈے کہ اس کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے اور پھر کسی درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور دیکھے کہ اس اونٹنی کی لگام کسی درخت کی جڑوں سے اٹکی ہوئی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ شخص تو بہت خوش ہوگا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی گم شدہ اونٹنی مل جائے۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا)

سو انسانوں کے قاتل کی توبہ اور فرشتوں میں کشمکش

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے آخر اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تاکہ وہ اس سے گناہ سے توبہ کرنے کے بارے میں پوچھے۔ اسے ایک تارک الدنیا عابد زاہد کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا۔ اس نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے اور اتنے بڑے گناہ کیسے معاف ہو سکتے ہیں۔ اس پر اس نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ اس طرح پورے سو (۱۰۰) قتل ہو گئے۔ پھر اسے اور ندامت ہوئی اور اس نے کسی بڑے عالم کے متعلق پوچھا۔ اسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں توبہ کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے اور توبہ کرنیوالے اور اس کی توبہ کے قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ تم فلاں علاقے میں جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے۔ تم بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ اور ان کی مدد کرو۔ نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا اور فتنہ خیز علاقہ ہے۔ چنانچہ وہ اس سمت میں چل پڑا لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ موت نے اسے آلیا۔ تب اس کے بارہ میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ قبول کر لی ہے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ اس لئے ہم اسے جنت میں لے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے۔ اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا یہ کیسے بخشا جا سکتا ہے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرر کر لیا۔ اس نے دونوں کی باتیں سن کر کہا جس علاقے سے یہ آرہا ہے اور جس کی طرف یہ جارہا ہے۔ ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔ اس میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے کا شمار ہوگا۔ پس انہوں نے فاصلہ ماپا تو اس علاقے کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جارہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اسے جنت کی طرف لے گئے۔

(مسلم. كتاب التوبة. باب قبول توبة القاتل و إن كثر قتله)

توبہ کا درخت اور اُس کا پھل

توبہ کے درخت بولَو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہوگا۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 152)

حصولِ فضل الٰہی کیلئے مجرب نسخہ

جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے، تو عام طور پر دلوں میں اس کی محبت کا اِلقاء کر دیتا ہے۔ لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گزر جاتا ہے۔ اس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں، مگر جونہی وہ توبہ استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض **توبہ واستغفار ایسا مجرب نسخہ** ہے کہ خطا نہیں جاتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 197)

گناہوں کیلئے تریاق

گناہ کی یہ حقیقت نہیں کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا اور دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ

باقی صفحہ 8 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیکرٹریان تعلیم اضلاع متوجہ ہوں

1۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ تمام جماعتوں کے سیکرٹریان سے لے کر بھجوائے گئے پرفارمہ پر جلد بھجوائیں۔

2۔ جن اساتذہ کرام نے حالیہ تعطیلات کے دوران فری کوچنگ کلاسز کا اہتمام کیا تھا ان سے جلد رپورٹ لے کر بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم رانا محمد طارق صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 25 ستمبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام شمع عروج تجویز ہوا ہے جو مکرم رانا بنیامین صاحب دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری مشتاق احمد سراء صاحب بشیر آباد ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم رانا مقصود احمد صاحب و محترمہ قانتہ طیبہ صاحبہ لندن کو مورخہ 3 اکتوبر 2010ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اطہر ایمان احمد عطا فرمایا اور بابرکت تحریک وقف نو میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اوکاڑہ حال لندن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

ولادت

مکرم وسیم احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 14 ستمبر 2010ء کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تحریم وسیم نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں بھی قبول فرمایا ہے جو مکرم محمد اختر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم شفیق احمد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شعیب احمد صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 5 اگست 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حانیہ امۃ الکافی تجویز ہوا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم دوست محمد صاحب مرحوم آف بھلوال ضلع سرگودھا کی نواسی اور مکرم میاں محمد اسحق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی پوتی ہے۔ بچی کی درازی عمر، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد اقبال خان صاحب صدر محلہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم چوہدری منور احمد صاحب سوئی گیس آفس والے کا معدہ میں السر کے پھٹ جانے کے باعث دو دفعہ آپریشن ہو چکا ہے۔ بعض دیگر پیچیدگیوں کے باعث لاہور کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا عبدالرشید صاحب سیکرٹری وصایا دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حسن محمد خان صاحب سابق نائب وکیل التبشیر کی اہلیہ محترمہ فیضی خاں صاحبہ کینیڈا بوجہ مختلف عوارض ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روزنامہ ڈان

23 مارچ 1940ء کو جب مسلم لیگ نے لاہور کے تاریخی شہر میں قرارداد پاکستان پیش کی تو گویا ایک آزاد مسلمان مملکت کے قیام کی جدوجہد کا باقاعدہ آغاز ہوگیا اور مسلم موقف کو حکومت برطانیہ، ہندوؤں، سکھوں اور دیگر اقلیتوں کے سامنے وضاحت سے پیش کرنے کے لئے ایک مضبوط پریس کی شدید ضرورت محسوس ہونے لگی۔

اس سے قبل اردو پریس پر مسلمانوں کا نہ صرف خاصا اثر ونفوذ تھا۔ بلکہ دہلی سے منشور نامی ایک اخبار، مسلم لیگ کے ترجمان کے طور پر شائع ہوتا تھا۔ اب قائداعظم نے وقت کی ضرورت کے پیش نظر انگریزی کے مقبول اخبارات اسٹیٹسمین ٹائمز آف انڈیا اور سول اینڈ ملٹری گزٹ کی طرز پر ایک انگریزی اخبار جاری کرنے کا منصوبہ بنایا۔ یہ اخبار اکتوبر 1941ء میں ہفت روزہ ڈان کے نام سے شائع ہونا شروع ہوگیا۔ قائداعظم نے اس اخبار کی نگرانی اپنے دست راست نوابزادہ لیاقت علی خان کو سونپی۔

لیکن ابھی ایک قومی روزنامے کی ضرورت بدستور باقی تھی۔ چنانچہ قائداعظم نے ہفت روزہ ڈان کو روزنامہ بنانے کے لئے عوام سے اعانت کی درخواست کی۔ اس طرح جو فنڈ اکٹھا ہوا اس سے ایک ٹرسٹ بنایا جس کے منیجنگ ٹرسٹی خود قائداعظم بنے اور یوں ایک سال کے اندر اندر 12 اکتوبر 1942ء کو عیدالفطر کے دن روزنامہ ڈان کا پہلا شمارہ منظر عام پر آ گیا۔

قائداعظم نے اس اخبار کے پہلے مدیر کے طور پر ایک عیسائی صحافی پوتھن جوزف کا تقرر کیا جو اسٹار آف انڈیا میں Over a Cup of Tea نامی کالم لکھا کرتے تھے اور خاصے معروف تھے۔ دو سال بعد جب مسٹر پوتھن جوزف کو ایک اور بہتر ملازمت کی پیشکش ہوئی تو ڈان کی ادارت کا بار ایک مسلمان صحافی جناب الطاف حسین نے اٹھالیا۔ جو اسٹیٹسمین کے کالم نگار تھے اور یوں مسلم صحافت میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

تھوڑے ہی عرصے میں ڈان نے مسلمانوں کے پڑھے لکھے طبقے میں مقبولیت حاصل کرلی اور اس کو اشاعت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا۔ ڈان نے مسلم موقف کے ایک معتبر ترجمان کی حیثیت حاصل کرلی اور ہندوستان میں مسلم صحافیوں اور مسلم اخبارات کیلئے ایک موثر اور بھرپور قوت بننے کا راستہ ہموار ہوگیا۔ ڈان نے اس زمانے میں مسلم موقف کی تشہیر اور مسلمانوں کے اندر قومیت کا احساس بیدار کرکے انہیں ایک تاریخی جدوجہد کے لئے تیار کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ ڈان کی یہ خدمات تحریک پاکستان کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔

قیام پاکستان کے بعد ڈان کراچی چلا آیا اور اس کا پہلا شمارہ 15 اگست 1947ء کو شائع ہوا۔ جب سے اب تک یہ اخبار مسلسل شائع ہو رہا ہے اور ہر عہد میں جمہوری اقتدار کے فروغ کے لئے پیش پیش رہا ہے۔

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر و داثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔
رعایتی قیمت =/30 روپے 25ML — -/100 روپے 120ML
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈیپریشن ہائی، لوبلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے موثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی موثر ترین دوا ہے۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

درخواست دعا

مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (ریٹائرڈ ایس ای) سابق امیر ضلع بہاولپور حال ربوہ بعارضہ انجائنا بیمار ہیں علاج معالجہ جاری ہے گزشتہ ہفتہ دوبارہ تکلیف ہوئی بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یابی ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ وکالت التبشیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچازاد بھائی مکرم منظور احمد بھٹی صاحب ولد مکرم شاہ محمد بھٹی صاحب احسن آباد ضلع گوجرانوالہ کا برین ٹیومر کا آپریشن 6/اکتوبر 2010ء کو فاروق ہسپتال لاہور میں ہوا حالت تشویشناک ہے ابھی تک ہوش میں نہیں آئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم چوہدری رشید محمود کاہلوں صاحب صدر حلقہ سبزہ زار لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرا پوتا آریان محمود ابن مکرم ڈاکٹر عامر محمود کاہلوں صاحب میڈرڈ سپین ایک ہفتہ سے بیمار ہے۔ علاج جاری ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفایاب کرے۔ آمین

مارکیٹ مع مکان برائے فروخت

نصیر آباد حلقہ غالب ساہیوال روڈ اور برجی روڈ ربوہ کے کارنر پر 21 دکانیں اور مکان (رقبہ ایک کنال) برائے فروخت ہیں۔

کاروبار کا بہترین موقع

پلاٹ دس مرلہ واقع احمد نگر بھی برائے فروخت ہے۔ سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولیات موجود ہیں

رابطہ: 0333-9792147 - 0336-7526938

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ میں طلوع و غروب 12-اکتوبر

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:42

البشیرز پیج

اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ

جیولرز اینڈ بوتیک — ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148

فون شوروم پتوکی 047-6214510 - 049-4423173

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434 -6211434

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

nps — Towards New Horizons

Multan Tel :061-6779794

دلہن جیولرز

Mob: 0300-9491442

Mob:0300-4742974

TEL:042-6684032

طالب دعا: ندیر احمد، حفیظ احمد

Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئر ہوز پائپ بننے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں۔

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور

طالب دعا۔ میاں عباس علی

میاں ریاض احمد: 0300-9401543

میاں عدنان عباس 0300-9401542

042-6170513,042-7963207,7963531

Visit Visa

بیرونی ممالک Canada, USA

Australia, UK & Europe

جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں

Education Concern®

Mr. Farrkh Luqman

67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan

042-35164619/ 0302-8411770.

نیشنل الیکٹرونکس

ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں **نیشنل الیکٹرونکس**

1- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

042-7223228

7357309

0301-4020572

طالب دعا: منصور احمد شیخ

خوشخبری

30 نومبر تک PIA اور قطر ائرلائنز کے کرایہ جات میں

خصوصی رعایت

لندن، فرینکفرٹ، نیویارک، ٹورانٹو کے مسافر حضرات اس خصوصی پیکج سے 30 نومبر 2010ء تک فائدہ حاصل کر سکتے ہیں

Sabina Travel Consultant

6/13,Yadgar Road,Opp Office Ansarullah Rabwah

047-6211211-6213716

0334-6389399,03335117695

051-2829706

UNIVERSAL ENTERPRISES

174 Loha Market Landa Bazar Lahore

Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers

Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets

Tell: +92-42-37379311,

universalenterprises1@hotmail.com

Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal

S/O Mian Mubarik Ali (Late)

خوشخبری

مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئرکولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

FAKHAR ELECTRONICS — **فخر الیکٹرونکس**

PH:042-7223347,7239347,7354873

Mob:0300-4292348,0300-9403614

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

1924ء سے خدمت میں مصروف

راجپوت سائیکل ورکس

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

FD-10

پاکستان الیکٹرونکس

A/C سروس کی سہولت موجود ہے

سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔

فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V، پلازمہ T.V، LCd مائیکروویواون

گیزر، الیکٹرک واٹر کولر، نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔

1-KVA سے 5 KVA جنریٹر

جنریٹر اور اس سے بڑے تمام سائز جنریٹر پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہے

طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ ریجنل سیلز منیجر PEL)

042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127

26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے

E-mail:citipolypack@hotmail.com